بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ شنبہ مورخہ ۱۹ جون ۱۹۹۳ء بمطابق ۲۷ ذی الحج ۱۴۱۳ھ

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	وقفہ سوالات (سوالات مؤخر کر دیئے گئے لہٰذا شامل کارروائی نہیں ہیں)	۲
۳	رخصت کی درخواستیں	۶
۴	سکاسی قبیلہ کے شرکاء کے گھروں پر فرنٹیئر کورز کے چھاپے مارنے پر ایوان کی مذمت، اور احتجاج	۷
۵	مطالبات زر بابت ۱۹۹۲ء ۹۳ء (ضمنی بجٹ) پر رائے شماری اور منظوری	۲۰

جلد سولہواں

شمارہ دوئم

سرکاری رپورٹ — سولہواں بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۹ جون ۱۹۹۳ء بمطابق ۲۷ ذی الحج ۱۴۱۳ ہجری (بروز شنبہ) زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان ایڈووکیٹ۔ بوقت دس بجکر تیس منٹ صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (جناب اسپیکر)

السلام علیکم۔ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

اخوندزادہ مولانا عبدالمتین

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۠ صدق اللّٰہ العظیم ۝

اور اگر خدا لوگوں کو ان کی بداعمالیوں کی پاداش میں پکڑتا تو روئے زمین پر کسی جاندار کو باقی نہ چھوڑتا مگر وہ ایک وقت مقرر (یعنی قیامت) تک لوگوں کو مہلت دیئے جاتا ہے پھر جب ان کا وہ وقت آ پہنچے گا تو اللہ اپنے بندوں (کے حال) کو دیکھ رہا ہے جیسا جس کا عمل ہوگا ویسا اس کو بدلہ دے گا ۝

جناب اسپیکر

وقفہ سوالات

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر صاحب۔ میں بڑے اہم اور افسوسناک واقعہ کو اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں کچھ دن ہوتے ہیں کاسی قبیلہ کے معززین کے گھروں پر فرنٹیئر کورز (Frontier Crops) نے چھاپا مارا اور فیڈرل گورنمنٹ کو اطلاع دیئے بغیر انہوں نے پروانشل آٹانومی کی وائیلیشن (Violation) کی ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں اور ہم کہنا چاہتے ہیں کہ اسوقت بلوچستان کی واحد گورنمنٹ ہے جو فیڈریشن کے ساتھ بہتر تعلقات قائم رکھنا چاہتی ہے لیکن یہ بات ہمیں سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ پروانشل گورنمنٹ کے ساتھ فیڈریشن کے اچھے تعلقات ہیں پروانشل گورنمنٹ پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کے جھگڑوں میں نہیں پڑنا چاہتی ہے اس کے باوجود پروانس کو وہ مجبور کر رہے ہیں ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر

میرے خیال میں اب سوالات کا وقفہ ہے ہم اسے نمٹا لیتے ہیں جب بجٹ پر عام بحث ہوگی اس لیے مناسب ہوگا کہ سوالات کے بعد اس کو نمٹا لیں گے۔

مولانا عبدالباری

جناب اسپیکر۔ اس بارے میں میں نے بھی ایک تحریک التواء دی تھی۔ ہم بھی اس سے متاثر ہیں۔ میں کاسی قلعے میں رہتا ہوں۔

جناب اسپیکر مولا صاحب بجٹ کے دوران کوئی تحریک استحقاق یا تحریک التواء نہیں آسکتی اس لیے آپ کی تحریک التواء پیش نہیں ہوئی ہوگی۔

مسٹر سعید ہاشمی (وزیر)

جناب اسپیکر صاحب۔ میری گزارش ہے کہ ان سوالات کو بعد میں لیا جائے کیونکہ ڈپٹی خانوزئی اور دیگر معاملات سے میں واقف نہیں ہوں میرے ساتھی سرور خان صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں کیونکہ وہ ان علاقوں کے بارے میں بہتر جانتے ہیں اور وہ ہی بہتر جواب دے سکتے تھے ویسے میرے لئے جیسا کہ حکم ہو میں حاضر ہوں۔

مولانا عبدالباری

جناب اسپیکر یہاں جواب دیا گیا ہے کہ تعمیر ناقص نہیں بلکہ تعمیر کامل ہے یہاں ہم بھی رہتے ہیں حمید خان صاحب اور عبدالقہار صاحب بھی اس ضلع کے ہیں۔ سڑک کی چوڑائی میں کمی ہے۔

جناب اسپیکر

مولانا صاحب آپ کا فرمان بجا ہے لیکن ہاشمی صاحب فرما رہے ہیں کہ ان سوالات کو ڈیفر کیا جائے وہ کہتے ہیں انہیں اس سلسلے میں تفصیلات کا علم نہیں ہے اگر ان سوالات کو ڈیفر یعنی ملتوی کیا جائے۔ اب آپ فرمائیں؟

مولانا عبدالباری

جناب اسپیکر نہ ہو کہ یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ملتوی رکھیں اور وہاں پر کام بھی مکمل ہو جائے گا وہ کمیشن وصول کرلیں گے۔ اس کا کیا پھر کیا فائدہ ہوگا؟

مولانا امیر زمان

جناب اسپیکر۔ یہ وہ سوالات ہیں جو پچھلے اجلاس میں ڈیفر ہوئے تھے۔

جناب اسپیکر

میرے خیال میں آج ہاشمی صاحب کا عذر جینئین (Genuine) لگتا ہے۔

مولانا امیر زمان

جناب اسپیکر۔ آپ اسکو پڑھیں۔ پچھلے اجلاس میں مارچ میں یہ سوالات ڈیفر ہوئے تھے یہ ڈیفر کئے ہوئے سوال ہیں جو آج پھر آئے ہیں۔ اس وقت بھی متعلقہ وزیر موجود نہیں تھے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ)

(پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر، معزز اراکین کے سوالات جو آتے ہیں۔ اگر وہ سکھے ہیں تو ان پر وہ ضمنی سوال کر سکتے ہیں لیکن وہ ضمنی تقریر نہیں کر سکتے۔ اگر وہ ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر

مگر اس وقت بات یہ ہے کہ جیسا ہاشمی صاحب نے فرمایا کہ متعلقہ وزیر آج نہیں ہیں ریذلتے

مولانا عبدالباری

جناب اسپیکر۔ مجھے یہ بتائیں کہ آیا کوئی وزیر مواصلات ہے یہاں۔ یا کوئی گورنمنٹ یہاں موجود ہے؟

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان)

جناب اسپیکر۔ میں مولانا صاحب کی ایک بات کلیئر کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے تو وہ فرماتے ہیں یہاں کوئی گورنمنٹ نہیں ہے جناب میں کلیئر کرنا چاہتا ہوں جو گورنمنٹ موجود ہے آپ کے سامنے ہے البتہ ہم کو آپ کا انتظار کرنا ہے آپ فیصلہ کرلیں تو پورٹ فولیو بھی وزراء کو دے دوں گا۔

مولانا عبدالباری

یہ گورنمنٹ نہیں شتر بے مہار ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ)

ایسی کوئی بات نہیں ہے کوئی شتر بے مہار نہیں ہے بلکہ اس گورنمنٹ کا مہاری ہے آپ ضمنی سوال کریں۔ اور بے فکر رہیں ہم ان سوالات کے جوابات دے سکتے ہیں۔

مولانا عبدالباری اگر آپ صاحبان ان سوالات کے جواب دے سکتے ہیں تو دے دیں ورنہ گورنمنٹ سے مستعفی ہو جائیں۔

مولانا امیر زمان جناب اسپیکر۔ اگر آپ ان سوالات کو آئندہ اجلاس کے لیے ملتوی کریں جیسے ہاشمی صاحب نے کہا چونکہ سرور خان صاحب موجود نہیں ہیں۔ میرے خیال میں سرور خان صاحب اس محکمہ کے وزیر نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر لیکن وہ اس محکمہ کے وزیر رہے ہیں اور اس بارے میں ان کو بہتر علم ہے ہاشمی صاحب سمجھ رہے ہیں کہ وہ جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہیں کہ تفصیلات بتائیں۔

مولانا امیر زمان موجودہ گورنمنٹ میں کوئی منسٹر نہیں، وزیر اعلیٰ نواب مگسی صاحب خود ہیں اور نواب اسلم رئیسانی صاحب وزیر خزانہ ہیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) آپ جو سوال پوچھیں گے اس کا جو بھی جواب ہو گا ہم دیں گے تاہم ضمنی سوال کی بجائے آپ ضمنی تقریر کرنا چاہتے ہیں تو بسم اللہ۔

مولانا امیر زمان نواب صاحب آپ نے خود کہا کہ جواب ہمارے پاس نہیں ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) نہیں میں نے بالکل نہیں کہا۔

جناب اسپیکر میرے خیال میں اس بحث کو بڑھانے کی بجائے ہم ان کو ڈیفر کرتے ہیں۔ آج کے حالات کی بنیاد پر میں سمجھتا ہوں یہ بہتر رہے گا کہ آپ کے سوالات ڈیفر کر دیں یہ بہتر ہے۔ لہذا سوالات نمبر ۶۸۹، ۴۹۴، اس کے علاوہ ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷ اور ۴۹۸ یہ سارے ایک ہی محکمہ کے ہیں میں سمجھتا ہوں ان کو ڈیفر کیا جائے یہ بہتر ہوگا۔

رخصت کی درخواستیں

محمد حسن شاہ (سیکرٹری اسمبلی) سردار ثناءاللہ زہری نے ٹیلیفون پر اطلاع دی ہے کہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج اسمبلی اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں ان کی درخواست ہے کہ ان کو آج کی رخصت منظور کی جائے

جناب اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی میر تاج محمد خان جمالی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ایک شادی کے سلسلے میں کراچی جا رہے ہیں ان کے حق میں اسمبلی اجلاس سے انیس تا تیئس جون رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی میر محمد صالح بھوتانی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ذاتی کام کے سلسلے میں وہ کراچی جا رہے ہیں لہذا انیس تا اکیس جون ان کے حق میں رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی

ملک کرم خان نے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ اُنیس تا اکیس جون اسمبلی اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں لہذا تین یوم کی رخصت ان کے حق میں منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر :۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی

مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ میر ظہور حسین کھوسہ صاحب اور میر ہمایوں خان مری صاحب نے انہیں ٹیلی فون پر اطلاع دی ہے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے اور وہ آج اسمبلی اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ ان کی درخواست ہے کہ ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر

ضمنی بجٹ بابت سال ۱۹۹۲ - ۹۳ پر عام بحث کے لیے اس وقت میرے پاس دو نام ہیں ایک مولانا امیر زمان صاحب اور دوسرے میر عبدالکریم نوشیروانی تشریف نہیں رکھتے ہیں اس کے علاوہ اگر جو حضرات بولنا چاہتے ہوں۔ تاہم فی الحال میرے پاس یہی دو نام ہیں ضمنی بجٹ پر عام بحث کے لیے۔ بہر حال مولانا امیر زمان صاحب فرمائیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ)

جناب اسپیکر میں آپ کی خدمت میں عرض کر رہا تھا کہ فرنٹیئر کورز کے کاسی قبیلے کے معززین کے گھروں پر چھاپے مارے انہوں نے پراونشل گورنمنٹ کو اعتماد میں نہیں لیا ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے صرف ایک دو یا تین مجسٹریٹ اپنے ساتھ رکھے تھے ہمارے لیے مسئلہ یہ ہے کہ ہمیشہ امریکی سامراج نے اپنے ٹرمز (terms) ہم پر ڈکٹیٹ (Dictate) کرائے ہیں آج ہم

نے اپنے شہریوں کی عزت کی حفاظت کرنے کی بجائے ہم امریکی سامراج کے کہنے پر اپنے ہی شہریوں کو ہراساں کر رہے ہیں اور بغیر کسی کو اطلاع دیئے۔ معزز شہریوں کے گھروں پر چھاپہ مار رہے ہیں لہذا ہم شدید الفاظ میں اس کی مذمت کرتے ہیں اور اس معزز ایوان کے توسط سے ہم مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے ان شتر بے مہار کو ذرا مہار لگا کر ذرا آرام سے بٹھائیں اپنے شتر بے مہار کو

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر)

جناب اسپیکر۔ یہ کس پوائنٹ پر بول رہے ہیں کیونکہ بجٹ اجلاس کے دوران کوئی پوائنٹ یا استحقاق اور تحریک التواء ایوان میں پیش نہیں ہوسکتی۔

جناب اسپیکر

انہوں نے وقفہ سوالات سے قبل یہ پوائنٹ میری اجازت سے اٹھایا تھا اب وہ اس پر بول رہے ہیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ)

سرور خان صاحب آپ مہربانی فرمائیں۔ تشریف رکھیں۔

جناب اسپیکر۔ اس دن ڈاکٹر حیدر کی بے عزتی کی گئی وہ بھی قابل مذمت بات ہے انہوں نے بس سے ٹائر نیچے گرایا جس سے بچہ ہلاک ہوگیا ہے اس سے پہلے بھی انہوں نے پراونشل اٹانومی کی وائلیشن (Violation) کی ہے ہم اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ اور جناب اسپیکر آپ سے میں گزارش کرتا ہوں کہ جب بھی آئندہ اسپیکرز کانفرنس ہوگی آپ اس اسپیکرز کانفرنس میں یہ مسئلہ ضرور اٹھائیں کم ازکم فیڈریشن کو چاہیئے کہ آئین میں دی گئی پراونشل اٹانومی میں فرنٹیئر کورز کو جو سبارڈینیشن subordination دی گئی ہے کم از کم وہ برقرار رہے ان کو پراونشل گورنمنٹ سے اجازت لے کر ایسا کرنا چاہیئے تھا۔ اور امریکی سامراج اور امریکی آقاؤں کے لیے یہ نہیں کرنا چاہیئے تھا امریکی سامراج اور امریکن انٹیلی جینس

انجینیر کے لوگ ان کے ساتھ تھے اس چیز کی تصدیق ہو گئی ہے لہذا ہمیں اس چیز کا سختی سے نوٹس لینا چاہیئے کیونکہ آج صرف کاسی قبیلے کے معززین کے ساتھ یہ نہیں ہوا ہے بلکہ ہم سمجھتے ہیں سب کے ساتھ یہ ہوا ہے یہ سب کی عزت کا سوال ہے ہمیں کسی کی بے عزتی پر خوش نہیں ہونا چاہیئے آج اگر وہ ان معززین کے گھر پر چھاپا لگا سکتے ہیں کل میرے گھر پر بھی لگا سکتے ہیں کل نواب مگسی کے گھر پر بھی چھاپہ لگا سکتے ہیں کل نواب مگسی کے گھر بھی لگا سکتے ہیں کسی کے گھر پر بھی لگا سکتے ہیں اس مسئلہ پر میں اس معزز ایوان کے توسط سے بلوچستان کے عوام سے اپیل کروں گا کہ سب متحد ہو کر بھرپور احتجاج کریں۔ تاکہ فیڈریشن اس کے بعد آئندہ آنے والے دنوں میں محتاط رہے اور اپنے ان شتر بے مہار کو باز رکھے اور اپنے قابو میں رکھے۔ بہت شکریہ

جناب اسپیکر ——— مولانا امیر زمان صاحب

ڈاکٹر عبدالمالک

جناب اسپیکر! پوائنٹ آف آرڈر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ میرے خیال میں وہ ٹیکنیکل تقریر کریں گے۔

جناب اسپیکر ——— میرے خیال میں پہلے سرور خان صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر کلیئر ہو جائے پھر آپ کی باری آئے گی۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر)

——— جناب والا! یہ جو معاملہ زیر بحث ہے۔ اس کے لیے ایوان کی طرف سے کوئی اور دن مقرر کریں۔ جس میں ایوان کی طرف سے قرارداد کی شکل میں ہو۔ جس میں ایف سی یا دوسری چیزوں پر کارروائیوں کے خلاف وفاقی حکومت سے احتجاج ہو۔ اس وقت ایوان میں بجٹ پیش ہے اور میرے خیال میں بجٹ کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ جو بات نواب صاحب

نے کی ہے وہ بڑی اچھی بات ہے اس کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ لیکن اسمبلی کے قواعد کے مطابق جو طریقہ کار ہے۔ کہ اس کے لیے اور دن اسمبلی میں قرارداد پورے ہاؤس کی طرف سے پیش کی جائے۔ اور جو واقعات ہوئے ہیں اس کے بارے میں اسمبلی میں صحیح اور قواعد کے مطابق کارروائی ہونی چاہیئے بجائے اس کے کہ جو آدمی بغیر پوائنٹ آف آرڈر یا بغیر کسی وجہ کے اٹھتے ہیں۔ آخر یہ اسمبلی ہے اس کے اپنے قوانین ہیں۔ اور اس کا اپنا طریقہ کار ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ اسمبلی کو قواعد کے مطابق چلائیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ اس میں فورس بھی ہوگی طاقت بھی ہوگی چونکہ اسمبلی نے یہ قرارداد قاعدہ اور طریقہ کے مطابق پیش کی ہوگی۔ اگر ہم یہاں اٹھیں اور باتیں کریں تو آخر یہ اسمبلی ہے یہاں قاعدے اور قواعد کا زیادہ خیال رکھنا چاہیئے اور پھر اس وقت بجٹ زیادہ مقدم ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر:۔ جی مالک صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ

——— جناب اسپیکر میں عرض کر رہا ہوں کہ ٹیکنیکلی (Technically) جو رولز آف بزنس کی بات ہے۔ اس میں مسئلہ یہ ہے کہ بجٹ اجلاس چل رہا ہے۔ کسی بھی امپارٹمنٹ ایشو کو تحریک التوا کی صورت میں نہیں لا سکتے ہیں کیونکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ جو کوئٹہ میں کاسی ٹاؤن اور ڈاکٹر عبدالرحیم بلوچ کے ساتھ زیادتیاں ہوئی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہم اپوزیشن میں نہیں ہیں۔ ہماری اور تمام ایوان کی طرف سے ہم چیف منسٹر سے ریکویسٹ کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ رولز آف بزنس کے مطابق ڈی او لیٹر یا پروٹیسٹ لیٹر فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجیں پہلے وہ لیٹر اپنی طرف سے لکھیں۔ پھر اس کو ایوان کی طرف سے لکھیں۔ اگر اس مسئلہ کو اس حوالے سے فرض کریں کہ تھرو آؤٹ سیشن میں نہیں لا سکتے ہیں تو اس مسئلہ کی جو اہمیت ہے وہ گھٹ جائے گی۔ کم ہو جائے گی۔ تو بات یہ ہے کہ ہم سب کی طرف سے بھرپور انداز میں ان دونوں واقعات کی مذمت کی جائے اور فیڈریشن سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ آئندہ اس قسم کے واقعات اور عمل ان کی ایجنسیز سے سرزد نہ ہو۔

جناب اسپیکر

——— جی مولانا امیر زمان صاحب!

مولانا امیر زمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو جو بات نواب صاحب نے کی ہے اس کی تائید کرتا ہوں۔ یہ واقعتاً ایک افسوس ناک واقعہ ہے۔ میرے خیال میں یہ سیکرٹریٹ کے بالکل نزدیک واقعہ ہوا ہے۔ بلوچستان کی حکومت نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے یہ بھی افسوس کی بات ہے۔ اگر سیکرٹریٹ کے نزدیک ایک ایسا واقعہ ہو جائے اور حکومت اس سے لاعلمی کا اظہار کرے تو پھر خضدار اور لورالائی والوں کا خدا ہی حافظ ہوگا وہاں پر جو واقعات ہوں گے۔ تو پھر ان کا کیا ہوگا۔ لہٰذا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ......

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) پوائنٹ آف آرڈر! جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں مولانا صاحب جس پیرائے اور جس طرح بات کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر اس میں کیا بات ہے اور ان کو اپنی بات پوری کرنے دیں۔ آپ نے جو کہنا ہے اس کے لیے آپ کو ٹائم دیا جائے گا۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) جناب والا! میں اس سلسلہ میں نہیں بول رہا بلکہ مولانا صاحب کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ گورنمنٹ کی لاعلمی میں یہ ہوا ہے۔ جب کہ گورنمنٹ یہ کہہ رہی ہے اور گورنمنٹ نے تو واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ گورنمنٹ سے نہیں پوچھا گیا۔

مولانا امیر زمان جناب اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ گورنمنٹ کو اس واقعہ کا علم نہیں ہے۔

جناب اسپیکر آپ ان کی بات مکمل ہونے دیں جو کلیریفیکیشن (Clarification) کرنی ہے وہ آپ بعد میں کر دیجیئے گا جی مولانا صاحب!

مولانا امیر زمان

جناب والا! ایک تو یہ افسوس ناک واقعہ ہے افسوس ناک اس وجہ سے کہ ہم امریکہ کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ہمارا اس اکیلے سے کیا تعلق ہے اس نے جا کر سی آئی اے کو قتل کیا ہے اسے داد دینی چاہیئے لیکن اس کے بجائے اس کی گرفتاری میں سختی ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں گلستان میں ڈیرہ بگٹی میں ۵۰، ۵ قتل ہو گئے ہیں اس کے لیے مرکزی حکومت کو اتنی جرآت کیوں نہیں ہوتی ہے کہ انہیں گرفتار کرے اور ان واقعات کو ختم کرے۔ ایک آدمی نے جا کر امریکن کو مارا ہے۔ یہ تو بہت بڑی بات ہے اچھی بات ہے۔ یہ اچھا کیا کہ اس نے ایک امریکن کو مارا ہے ہمارے دشمن کو مارا ہے۔ لہٰذا اہم مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی حکومت اس پہ ایکشن لے دوسرا۔۔۔۔۔۔

مولانا امیر زمان

جناب والا! یہ ہم نے سنا ہے اور ڈان اخبار میں بھی آیا ہے اس چھاپے میں امریکن حضرات بھی ساتھ تھے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ امریکہ آکر ہمارے گھروں میں چھاپے مارے اور ہم خاموش رہیں۔ میرے خیال میں اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اور اس کا یہ جواز ہو کہ مرکزی حکومت سے کہیں کہ آئندہ اس طرح نہ کریں۔ (۲) بجٹ کا مسئلہ ۹۳-۱۹۹۲ء کا جناب اسپیکر! بجٹ میں ترقیاتی اخراجات میں ۷۷ کروڑ ۷۷ لاکھ ۴۰ ہزار کا اضافہ کیا گیا ہے جبکہ اس کے مقابلے میں غیر ترقیاتی اخراجات میں ۳۰ کروڑ ۷۱ لاکھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ)

جناب اسپیکر! یہ جو سپلیمنٹری بجٹ کی ڈیمانڈز اور گرانٹ ہیں۔ اس کے بعد وہ اپنی تقریر کریں۔

جناب اسپیکر

آپ انہیں اپنی تقریر مکمل کرنے دیں۔ اگر اس میں کوئی چیز کلیئر Clear کرنی ہوئی تو پھر آپ کو اس میں ٹائم دیں گے۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ)
جناب والا! کیا سپلیمنٹری بجٹ ۹۳-۱۹۹۲ء کی ڈیمانڈ اور گرانٹ آخر میں ہوگی؟

جناب اسپیکر
انہیں تقریر کرنے دیں۔ وہ آخر میں ہوگی۔ پہلے اس پر بحث ہوگی جو حضرات اس پر بولنا چاہیں گے وہ بولیں گے۔ آخر میں یہ ہاؤس میں منظوری کے لیے پیش ہوگا۔

مولانا امیر زمان
جناب اسپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ بجٹ میں ترقیاتی اخراجات میں ۷۷ کروڑ ۷۷ لاکھ ۸۰ ہزار کا اضافہ کیا گیا جبکہ اس کے مقابلہ میں غیر ترقیاتی اخراجات ۳۷ کروڑ ۷۱ لاکھ ۱۲ ہزار ۳۴۹ روپے ہیں جو کہ بہت بڑی رقم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی عیاشی ہے اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب اور گورنر صاحب کے لیے جو جہاز خریدا گیا ہے۔ اس جہاز پر میرے خیال کے مطابق ۶ کروڑ ۴۰ ۵ لاکھ روپے سے زیادہ اخراجات آئے ہیں۔ ۲۱ کروڑ روپے تو پہلے بچت کے ہیں۔ اب جو یہ ضمنی بجٹ میں رقم منظوری کے لیے پیش کی ہے اس میں آپ حضرات نے ۶ کروڑ روپے مانگے ہیں۔ مجھے پتہ نہیں آپ لوگوں نے کہاں سے پیسے پورے کیئے ہیں۔ اسی طرح وزراء کرام کی گاڑیوں کے لیے ایک کروڑ ۲۹ لاکھ روپے سے زیادہ رقم خرچ کی گئی ہے۔ جو میرے خیال میں بلوچستان جیسے صوبے کے لیے ایک بہت بڑی عیاشی تو ہو سکتی ہے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر)
جناب والا! چھ گاڑیاں تو مولانا صاحب نے غلطی کی ہیں چھ کروڑ روپے تو اس پر خرچ آنا تھا۔ ۱۵ لاکھ روپے کی ایک گاڑی ہے۔

جناب اسپیکر
جعفر خان یہ بات آپ اپنی بجٹ تقریر میں کہیں۔ اور بجٹ تقریر میں انٹرپشن نہ کریں۔ مداخلت

مولانا امیر زمان جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ مندوخیل صاحب کو بھی بعد میں موقع دیا جائے وہ دل کی بھڑاس نکال لیں۔ اور حالانکہ بڑے فخر سے وزیر خزانہ صاحب نے اپنی بجٹ تقریر میں کہا تھا کہ ہم خسارہ کو کم کرنے کے لیے دس فی صد کٹوتی لگائی ہے لیکن اب یہاں نہیں ہے لہٰذا میں وزیر خزانہ کے فعل اور قول میں تضاد سمجھتا ہوں۔ ان سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ان کے فعل اور قول میں تضاد ہوا اور وہ اس تضاد کو ختم نہیں کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بجٹ میں بھی کٹوتی کر رہے ہیں حالانکہ اس کے لیے انہوں نے پیسے مختص کئے ہیں، رہا ضمنی بجٹ تو اس میں ۳۲ کروڑ ۳۳ لاکھ روپے کی اضافی رقم طلب کی گئی ہے اور اس میں وزیر اعظم پاکستان کے ریلیف فنڈ میں ایک کروڑ روپے کی فیاضی بھی شامل ہے حالانکہ اس وقت بھی بلوچستان کے علاقے میں قدرتی آفات کے شکار تھے اس لئے بھی بلوچستان میں قدرتی آفات آئی ہوئی تھی۔ لیکن صرف نوکری پکا کرنے کے لیے وزیر اعظم پاکستان کے ریلیف فنڈ میں پیسے دیئے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان میں اس وقت شدید ژالہ باری ہوئی اور سیلاب آ گئے اور لوگ کافی مشکلات میں پھنس گئے اور اس وقت بھی حال ہی میں اور آپ کے صوبائی حکومت کے بھی علم میں ہوگا کہ یہاں ژالہ باری بھی ہوئی ہے اور اس کا سارے حضرات کو بھی معلوم ہوگا میں اپنے ضلع کے متعلق بات کر سکتا ہوں ابھی حال ہی میں اس وقت بھی اس قسم کی شدید ژالہ باری ہوئی ہے لوگ اپنی فصلوں سے فارغ ہو گئے ہیں کسی کے ساتھ کوئی چیز باقی نہیں رہی ہے نہ گندم باقی ہے نہ فصلات باقی ہیں نہ پھل باقی ہے نہ کوئی چیز باقی ہے۔ اور یہ سب حضرات کے علم میں ہے۔ لہٰذا یہ پیسے وزیر اعظم کے ریلیف فنڈ میں دینا ناانصافی ہے جبکہ بلوچستان خود اس طرح آفت زدہ ہوا ہے اور یہاں یہ کیا گیا ہے کہ صرف چند منظور نظر افراد کو دو دو ہزار روپے کے چیک دے کر رخصت کر دیا گیا ہے اور دوسرے غریب متاثرہ افراد زمینداروں کو نان شبینہ کا محتاج کیا جاتا ہے۔ لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے ساتھ یہ شدید ناانصافی ہے ترقیاتی اخراجات کے سلسلے میں لا اینڈ آرڈر کے سلسلے میں عدالتوں پولیس اور جیل کی عمارتوں کے لیے ہم حمایت یقیناً کرتے ہیں لیکن اس صورت میں کہ اصل مقصد کو بھی پورا کیا جائے اور معاملہ صرف عمارات کی تعمیر اور کمیشنوں کے حصول تک محدود نہ ہو۔

مسٹر عبدالقہار ودان
——— جناب اسپیکر! وہ لکھا ہوا پڑھ رہے ہیں۔ اگر اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے تو ٹھیک ہے اچھا ہے۔

جناب اسپیکر
——— یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے آپ کی باری آجائے گی پھر بات کریں۔

مولانا امیر زمان
——— توجہ آپ کے اسمبلی میں وزیر خزانہ صاحب نے قرطاس ابیض پیش کیا ہے اور اس کو سارا پڑھا ہے اس وقت یہ نہیں کہا گیا ہے ضمنی بجٹ کی دستاویز کے صفحہ نمبر ۴ ۵ پر معاشی خدمات کے سلسلے میں ۳ کروڑ ۶۹ لاکھ روپے کی رقم طلب کی گئی ہے۔ جبکہ اس صفحہ میں لکھا گیا ہے کہ یہ رقم خصوصاً پولیس جیل کی عمارتوں کے لیے ہے جبکہ صفحہ نمبر ۵۳ پر مزید ۳ کروڑ نوے لاکھ روپے طلب کئے گئے ہیں لہٰذا وزیر خزانہ اس کی وضاحت کر دیں کہ معاشی خدمات صرف لاء اینڈ آرڈر کا نام ہے یا اس کے علاوہ اور چیز پر بھی خرچ ہو سکتا ہے اس بارے میں تو وزیر خزانہ وضاحت کر سکتا ہے ہمیں یقین ہے کہ یہ رقم تو اصل مد پر خرچ نہیں ہوگی بلکہ یہ رقم مخصوص مقاصد کے لیے استعمال ہوگی تاہم اگر وزیر خزانہ کاغذی کارروائی کے لیے اس بجٹ کے دستاویز کو درست کر لیں تو بھی یہ اس صوبے پر بہت بڑا احسان عظیم ہوگا۔

جناب اسپیکر! روڈز کے لیے اس بجٹ میں پیسے طلب کئے گئے ہیں جن محکموں کو پیسے دیئے گئے ہیں وہ پیسے بھی ابھی تک خرچ نہیں ہوئے ہیں یہاں پر ہمیں یہ دکھایا گیا ہے کہ یہاں پر ان محکموں کے پاس پیسے تھے وہ خرچ ہو گئے ہیں۔ لہٰذا یہ مزید پیسے مانگے گئے ہیں وہ بھی خرچ کریں۔ اور اگر آپ محکمہ زراعت کو دیکھیں حکومت کے دو فارم تھے ایک زیارت میں ہے ایک مرغ کبزئی میں ہے ان کے پیسے بھی ریلیز ہوئے تھے ہمارے وقت میں وہاں پر ٹیسٹ شروع ہوا اور پانی مل گیا کام شروع ہوا پھر پتہ نہیں اس کا پیسہ کہاں چلا گیا۔ وہ کام اب بند ہے زراعت کی اس مد کے لیے اور پیسے مانگ رہے ہیں اور یہ ہماری سمجھ سے

بالاتر ہے جب وہ پہلے والے پیسے خرچ نہیں ہوئے ہیں اب وہ مزید پیسوں کے لیے ڈیمانڈ کر رہے ہیں اس طرح آپ ایجوکیشن کو دیکھیں محکمہ تعلیم کی خصوصاً پرائمری ایجوکیشن کے ڈائریکٹوریٹ کو علیحدہ کر دیا صرف ڈائریکٹر بنا دیا۔ اور پرائمری ایجوکیشن میں جو ۳۰۰۲ ہزار Class four کلاس فور کی پوسٹیں تھیں وہ اب تک پوری نہیں کی گئی ہیں یعنی Class four کلاس فور کے ملازمین کو ابھی تک نہیں لگایا گیا ہے وہ پوسٹیں بھی ابھی تک خالی پڑی ہیں اس طرح تھرڈ ایجوکیشن کے ساتھ جو ان کا معاہدہ ہوا ہے وہاں کروڑوں کے حساب سے پیسے ہیں ان کے پیسے ریلیز نہیں ہو رہے ہیں اور ان کے کام ابھی تک ادھورے پڑے ہیں صرف ایک ڈائریکٹر تعینات ہو چکا ہے اور پرائمری ایجوکیشن کی بنیاد ہی مکمل نہیں ہے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیسے ریلیز کرنا اس کا مقصد کیا ہے اس کا کیا فائدہ ہوگا پیسے تو آپ نے رکھ دیئے ہیں لیکن جب پیسے خرچ نہ ہوں کسی صورت میں کیا ہوگا آپ کیا کر سکتے ہیں اور پچھلے بجٹ میں جو پرائمری سکول کسی گاؤں کو دیتے ہیں میں اپنے ضلع کی تو بات کر سکتا ہوں کہ ہمارے ضلع میں کوئی بھی پرائمری سکول نہیں کھولا گیا ہے

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ)

جناب والا! میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ مولانا صاحب ضمنی بجٹ پہ بات کر رہے ہیں یا بجٹ ۹۳-۱۹۹۲ پہ بات کر رہے ہیں اگر ضمنی بجٹ پہ بات کر رہے ہیں تو وہ پیسے ہم نے خرچ کر دیئے ہیں۔

جناب اسپیکر

آپ کا نمبر آجائے گا مولانا صاحب کو بات کرنے دیں۔

مولانا امیر زمان

حضور کے سامنے یہ ثبوت میں پیش کر سکتا ہوں کہ یہ پیسے خرچ نہیں ہوتے ہیں اور ان کے لیے اب منظوری لینا میرے خیال میں بلوچستان کے عوام کے ساتھ زیادتی ہے میں نے اس کے لیے جو باقاعدہ نشان دہی کی ہے میں نے آپ کو بطور مثال ایگریکلچر کے نشاندھی کی ہے آپ نے اس کے لیے بیس کروڑ دیدیا۔ آپ مجھے یہ بتا دیں کہ یہ کام مکمل ہو گیا ہے

اور بجلی تو جو اپنے مقام پر پہنچ گئی ہے۔ کام ابھی تک شروع نہیں ہوا ہے آپ مجھے بتادیں جب کام ہی شروع نہیں ہوا ہے تو پیسے کیسے خرچ ہو گئے ہیں۔ جب بجلی کے لیے ہر ایم پی اے کو تین تین گاؤں دیا گیا ہے ابھی تک وہ تین گاؤں مکمل نہیں ہوئے ہیں آپ مجھے بتادیں کہ وہ بلین کروڑ روپے کہاں چلا گیا ہے۔ اس طرح روڈز کے لیے آپ نے پیسے رکھ دیئے ہیں کام نہیں ہوئے ہیں آپ مجھے بتادیں کہ کام کہاں ہوا ہے۔ کچھ روڈز کے لیے آپ نے پیسے رکھ دیئے ہیں زیارت سنجادی روڈ کے لیے پیسے رکھ دیئے ہیں۔ ڈکی رکھنی روڈ کے لیے پیسے رکھ دیئے ہیں مرغہ کبزئی روڈ کے لیے پیسے رکھ دیئے ہیں اسی طرح پشین روڈ کے لیے پیسے رکھ دیئے ہیں اسی طرح خضدار کے لیے پیسے رکھ دیئے ہیں آپ ذرا بتادیں ابھی تک ان کے ٹینڈر بھی نہیں ہوئے ہیں۔ سال باقاعدہ گذر چکا ہے اور اب یہاں آپ لکھ رہے ہیں کہ مزید اتنے پیسے ضرورت ہیں اتنے پیسے خرچ کئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے ساتھ ناانصافی ہے پیسے کہاں خرچ ہوئے ہیں اس کی ذرا وضاحت تو کردیں آپ یہ ذرا بتادیں کہ آپ نے کس روڈ پہ کہاں تک کام کرلیا ہے۔ لیکن ابھی تک کچھ بھی نہیں ہوا ہے یہ ہمارا بنیادی مقصد نہیں ہے یہ فضول خرچی ہے ان پیسوں کے لیے میں نے کٹوتی کی تحریک بھی اسمبلی میں دی ہے لہذا میں گزارش کرتا ہوں کہ اس پر معزز ارکان میرا ساتھ دیں گے یہ بالکل ناانصافی ہے ترقیاتی بجٹ میں اتنے پیسے خرچ نہیں ہوئے ہیں مزید پیسے مانگنا فضول بات ہے لہذا میں ایوان سے گزارش کرتا ہوں خاصکر وزیراعلیٰ صاحب سے جتنی سکیمات بھی ہیں جتنے محکمے بھی ہیں ان پر نظر رکھیں ان کی دیکھ بھال کریں ہماری ان سے گزارش ہے کہ ان تمام محکموں کی پراگرس کا رپورٹ طلب کریں دیکھیں کہ کچھ ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے لیعنی پچھلے سال یہاں بار بار اعلان بھی کی گیا ہے لیعنی پچھلے سال آپ لوگوں نے بارہ بارہ لاکھ روپے لنگل روڈوں کے لیے رکھا تھا اب آپ مجھے یہ بتائیں کیا وہ روڈ مکمل ہو گئے؟ ایک بھی مکمل نہیں ہوا ہے تو بلوچستان میں سال میں ایک ترقیاتی کام ہوا ہی نہیں ہے تو یہ پیسے کہاں چلے گئے ہیں اور اس کے علاوہ آپ کے غیر ترقیاتی بجٹ اتنے زیادہ ہیں۔ کوئی ترقیاتی کام آپ نہیں کر سکتے آپ کا ترقیاتی بجٹ زیادہ ہوں اور ترقیاتی کام نہ کرسکتے ہوں تو میرا

خیال ہے کہ آپ بلوچستان کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟ لہٰذا میرا بنیادی مقصد یہ ہے جناب یہ ہماری حالت ہے یہ جو بیٹھے ہم ہانگ رہے ہیں یہ بھی ہمیں بتا دیں کہ مرکز سے ہمیں کچھ مل گیا ہے؟ میرے خیال میں مرکز سے متعلق ہم تو عاجز ہیں ہم نے اپنا حق مانگا ہوا ہے ایک دن جتھہ گروپ ہے۔ اور ایک دن نواز گروپ ہے ایک دن دوسرا گروپ ہے بس انہیں کاموں میں ہم پھنس گئے ہیں نہ ہمیں کچھ ملا ہے اور نہ ہمیں کچھ دیا گیا ہے لہٰذا میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ جو کٹوتی کا بل ہے اس میں معزز ارکان میرا ساتھ دیں اور وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ ان پر ذرا سوچ لیں اگر واقعی وہ بلوچستان کے غم خواری میں ہمارے ساتھ شامل ہیں اور مجھے امید ہے ۔۔۔ وہ نوجوان ہیں یہ کر سکتا ہے۔ اگر ہمت کریں اگر نہیں کر سکتا تو میں سمجھتا ہوں ایک وزیر خزانہ ایک وزیر اعلیٰ دو آدمی کچھ نہیں کر سکتے ہیں اگر ایک وزیر اعلیٰ ہو اور دوسرا وزیر خزانہ ہو تو کیا کچھ کر سکتا ہے؟ بس صرف عیش تو کر سکتا ہے، ٹھیک ہے اور کوئی بات نہیں ہے۔ بس صرف عیش ہی کر سکتا ہے

جناب اسپیکر

——— جی مولانا عصمت اللہ صاحب؟

مولوی امیر زمان

——— باقی اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جناب اسپیکر

——— جی مولانا عصمت اللہ صاحب آپ کچھ بولنا چاہیں گے؟ آپ پہلے اٹھے تھے۔

مولانا نیاز محمد درانی

——— جناب اسپیکر اور معزز اراکین اسمبلی یہ ضمنی بجٹ پر جو ۱۹۹۲-۹۳ء کے ضمنی بجٹ پاس ہونے کا آج موقع ہے میرا ایک سوال ہے وہ یہ کہ پچھلے اس بجٹ کو جب ہم پاس کر رہے تھے اس میں ہم بھی شامل تھے اسی وقت اجلاس میں دینی مدرسوں کے لیے دو

کروڑ روپے منظور ہوئے تھے اور اس میں رکھے گئے تھے یہ ہمارے ساتھی جو یہاں بیٹھے ہیں اس وقت شروع شروع میں ہمارے سردرخان کاکڑ صاحب مخالف تھے بات فرما رہے تھے اس وقت میں ان کے پاس گیا اور بیٹھ کر ان سے بات کی " یہ دینی کام ہے اور یہ ہمارے بلوچستان کے ساتھیوں کا حق ہے اس میں آپ خلل نہ ڈالیں، آپ اس کی منظوری دیں " وہ خود بھی بیٹھے ہیں۔ انہوں نے وزیراعلیٰ کو اور وزیرخزانہ صاحب کو خود کہا پھر سب کے اتفاق سے یہ ڈیڑھ کروڑ روپے منظور ہوئے اور وہاں سب نے اس پر دستخط بھی کئے لیکن ابھی نہ بجٹ میں آیا ہے نہ محکمہ میں آیا اور نہ ہی کسی مدرسہ کو دیا گیا ہے میرا ایک سوال ہے کہ یہ کیا ہوا کیوں نہیں دیا گیا؟ یہ کیا حق نہیں تھا یا اس کی منظوری نہیں ہوئی تھی یا یہ مناسب نہیں تھا اس کا کیا جواب ہے؟ میں وزیرخزانہ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کا جواب دیں ہمیں سمجھائیں۔

جناب اسپیکر جی وزیرخزانہ صاحب کیا آپ اس سلسلے میں کچھ فرمائیں گے یا مطالبہ زر۔۔۔؟

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیرخزانہ)

جناب اسپیکر میں آخری دن جب وائنڈ اپ Wind up کروں گا ضمنی بجٹ پر معزز اراکین نے سوالات اٹھائے ہیں یا ۹۴-۱۹۹۳ء۔۔۔۔

جناب اسپیکر یہ بحث پھر نہیں ہوگی یہ تو سپلیمنٹری بجٹ۔۔۔۔

وزیرخزانہ نہیں جی میں ان کو جواب دے دوں گا جب وائنڈ اپ Wind up کروں گا۔

جناب اسپیکر

آج کا جو ضمنی بجٹ ہے یا آج جو ڈیمانڈز ہیں وہ ابھی ہاؤس کے سامنے چلے جائیں گے اس سلسلے میں اگر آپ کچھ کہیں گے نہیں تو ہم پھر مطالبات جو ہیں وہ پیش کرنا شروع کر دیں گے۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۱ پیش کریں۔

رواں اخراجات

مطالبہ زر نمبر ۱

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۳۴۲ کروڑ ۴۶ لاکھ ۲۳ ہزار ۸ سو ۴۳) ۳،۴۲،۸۴۲،۶۲۳،۲۴۴ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "مد نظم ونسق عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

جو تحریک پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۳۴۲ کروڑ ۴۴ لاکھ ۲۳ ہزار ۸ سو ۴۳) ۳،۴۲،۸۴۲،۶۲۳،۲۴۴ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے گی جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "نظم ونسق عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر

مطالبہ زر نمبر ۱ میں مولوی امیر زمان صاحب نے تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے وہ اپنی تحریک پیش کریں۔ آپ نواب صاحب تشریف رکھیں جب تحریک آجائے گی تو پھر۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ جی بہتر۔

مولوی امیر زمان جناب اسپیکر اس کی کاپی مجھے نہیں دی گئی ہے۔

جناب اسپیکر مل جانی چاہیئے تھی ؟

مولوی امیر زمان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میری تحریک یہ ہے کہ :۔ ۲۴ کروڑ ۴۶۔ لاکھ ۲۳ ہزار ۸ سو ۴۳ (۲۴۴،۶۲۳،۸۴۳) روپے کے کل مطالبہ زر بسلسلہ مد "نظم و نسق عامہ" میں بقدر ۸ کروڑ ۴۰ لاکھ ۲۲ ہزار ۹ سو ۱۸ (۹۱۸/۔-۲۲-۴۰-۸) روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ۲۴ کروڑ ۴۶ لاکھ ۲۳ ہزار ۸ سو ۴۳ (۸۴۳،۲۳،۶۲،۴۴،۲) روپے کے کل مطالبہ زر بسلسلہ مد "نظم و نسق عامہ" میں بقدر ۸ کروڑ ۴۰ لاکھ ۲۲ ہزار ۹ سو ۱۸ (۹۱۸/۔-۲۲-۴۰-۸) روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر جی مولانا صاحب اس سلسلے میں آپ کچھ کہنا چاہیں گے ؟

مولوی امیر زمان جناب اسپیکر میرا خیال ہے کہ میں اس سلسلے میں کافی بول چکا ہوں کہ یہ بالکل فضول خرچی ہے جب فضول خرچی ہو تو اس سے بہتر ہے کہ یہ پیسے ہم کسی ترقیاتی کام میں خرچ کریں یہ ہمارے لیے بہتر ہوگا بلوچستان ایک غریب صوبہ ہے یہاں پر غریب عوام رہتے ہیں۔ اس غریب صوبہ پر یقیناً یہ ایک انتہائی بوجھ ہے اور یہ غریب عوام کے ساتھ ظلم ہے اور وزیر

خزانہ صاحب یہ ظلم کرنا چاہتے ہیں تو وہ یہ حق رکھتے ہیں ان کے ساتھ قوت ہے طاقت ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ظلم ہے ناانصافی ہے اگر ناانصافی ہے عیاشی ہے تو اسے ختم کیا جائے

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر ا میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے ؟ جو منظوری کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑے کرلیں ۔

مولوی امیر زمان جناب اسپیکر صاحب منظور ہوگیا ہے۔

جناب اسپیکر تحریک نامنظور ہوئی ۔ نہیں میں نے پوچھا تھا ۔۔۔۔۔۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر)

جناب اسپیکر کٹوتی کی جو تحریک پیش کی گئی ہے وہ غلط پیش کی گئی ہے ان کو ایک روپے کم کرنے کی ۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر یہ ضروری نہیں ہے جی ۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) پوری رقم وہ پیش نہیں کرسکتا ہے اسمبلی کے قاعدے وقانون کے مطابق انہوں نے خود یہ تحریک غلط پیش کی ہے۔

جناب اسپیکر اس میں دو قسم کے ہوتے ہیں خان صاحب ایک یہ ہوتا ہے کہ حکومت کو بلاوجہ کرٹیسائز (Critisis) کرنے کے لیے ایک روپے رکھا جاتا ہے اور ایک ایسا

ہوتا ہے کہ جس کو جینین (genune) مد تخفیف کرانا ہو اسی جنرل ہیڈ (General head) سے وہ جتنا رقم تخفیف کرنا چاہے وہ کرسکتا ہے تحریک بالکل درست ہے لیکن یہ تحریک نامنظور ہوئی اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۱ کو اصلی حالت میں منظور کیا جائے ؟

(مطالبہ زر نمبر ۱ ایک منظور کیا گیا)

جناب اسپیکر ـــــ اگلی تحریک

وزیر خزانہ ـــــ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲۵ لاکھ ۱۲ ہزار ۹۰) بمع ۱۲,۲۵,۹۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد " صوبائی آبکاری " برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر ـــــ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲۵ لاکھ ۱۲ ہزار ۹۰) بمع ۱۲,۹۵,۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد " صوبائی آبکاری " برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)۔

جناب اسپیکر ـــــ اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ایک رقم جو (ایک لاکھ ۳۴ ہزار ۶ سو ۵۷) بمع ۱,۳۴,۶۵۷ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد " اسٹامپ " برداشت کرنے پڑیں گے

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (ایک لاکھ ۴۷ ہزار ۶ سو ۷۵) ۱۴۷،۶۷۵ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (ایک لاکھ ۷ ہزار ۴ سو ۵۰) ۱،۰۷،۴۵۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "دیگر ٹیکسیز اور محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (ایک لاکھ ۷ ہزار ۴ سو ۵۰) ۱،۰۷،۴۵۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "دیگر ٹیکسیز اور محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

وزیر خزانہ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۱ کروڑ) ۱،۰۰،۰۰،۰۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۱۰ کروڑ) ‎-/۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر (اگلی تحریک)

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۱۱ کروڑ ۷۴ لاکھ ۳۵ ہزار ۸۰۰) ‎-/۱۱۷،۴۳۵،۸۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۱۱ کروڑ ۷۴ لاکھ ۳۵ ہزار ۸۰۰) ‎-/۱۱۷،۴۳۵،۸۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے
(تحریک پیش کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۳۵ ہزار ۸ سو ۱۰) ‎-/۳۵،۸۱۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے (۳۵ ہزار ۸ سو ۱۰) ۳۵,۸۱۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ لاکھ ۵۴ ہزار ۴ سو ۶۰) ۲,۵۴,۴۶۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "نارکوٹیک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲ لاکھ ۵۴ ہزار ۴ سو ۶۰) ۲۵۴۴۶۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "نارکوٹیک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵ کروڑ ۴۳ لاکھ ۲۲ ہزار ۵ سو ۵۳) ۵۴,۳۲۲,۵۵۳ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "پبلک ہیلتھ سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۵ کروڑ ۴۳ لاکھ ۲۲ ہزار ۵ سو ۵۳) روپے ۵۴،۳۲۲،۵۵۳/- روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "پبلک ہیلتھ سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر: اگلی تحریک

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (ایک لاکھ ۳۷ ہزار ۸ سو ۴۴) روپے ۱،۳۷،۸۴۴/- روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "شہری، ٹاؤن پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (ایک لاکھ ۳۷ ہزار ۸ سو ۴۴) روپے ۱،۳۷،۸۴۴/- روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "شہری، ٹاؤن پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر: اگلی تحریک

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۸۳ ہزار ۸ سو ۷۶) روپے ۸۳،۸۷۶/- روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "آثار قدیمہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر — تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۸۳ ہزار ۸ سو ۷۶) -
۸۳،۸۷۶/- روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی
جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "آثار قدیمہ" برداشت کرنے
پڑیں گے
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر — اگلی تحریک

وزیر خزانہ — جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم
جو (۱۹ لاکھ گیارہ ہزار ایک) ۱۹،۱۱،۰۰۱/- روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ ان اخراجات
کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "ایڈمنسٹریشن
سپورٹس اینڈ ریکریئیشن فیسلیٹیز" برداشت کرنے پڑیں گے

جناب اسپیکر — تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۱۹ لاکھ گیارہ ہزار ایک)
۱۹،۱۱،۰۰۱/- روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا
کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "ایڈمنسٹریشن سپورٹس اینڈ
ریکریئیشن فیسلیٹیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر — اگلی تحریک

وزیر خزانہ — جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ
ایک رقم جو (ایک کروڑ ۳۳ لاکھ ۳۲ ہزار) ۱،۳۳،۳۲،۰۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو۔

وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری امداد" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر ______ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۳۳ لاکھ ۳۲ ہزار ۱۳۳۳۲۰۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری امداد" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مولانا امیر زمان ______ جناب اسپیکر صاحب مسئلہ اس طرح ہے کہ یہ قدرتی آفات کے متعلق ہم نے پہلے بھی عرض کی کہ انہوں نے ایک کروڑ روپے وزیر اعظم کو دیا ہے مناسب تو یہی تھا کہ وزیر اعظم ہمیں دے دیتا یہ کہاں کا رواج اور کہاں کی روایات ہیں کہ صوبہ مرکز کو پیسے دے رہا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیسے ہماری ضرورت ہے اور ہمارا بلوچستان آفت زدہ ہے یہاں پہ ژالہ باری بھی ہوئی ہے یہ پیسے یہاں پہ خرچ ہونا چاہیئے بجائے یہ کہ ہم وزیر اعظم کو دے رہے ہیں وزیر اعظم تو پہلے سے ہمارے پیسے کھا چکے ہیں یعنی ہماری گیس رائلٹی اور جو ہماری آمدنی ہے وہ پہلے سے انہوں نے دوسرے جگہ پہ خرچ کئے ہیں تو مناسب یہ ہے کہ ہمیں پیسے دیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ سیلاب ان کی اپنی پیداوار ہے اس طرح تو نہیں ہے کہ وہ سیلاب قدرتی آفت ہے میرے خیال میں ثولید صاحب اس بارے میں میرے ساتھ متفق ہوں میں ان کا اپنا پیداوار ہے تو بہتر یہ ہے کہ ہم یہ پیسے بلوچستان کے غریب عوام پہ خرچ کرے جن کے نقصانات ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ اب پیسے زیادہ ہے اب ماشاءاللہ ان کا امریکہ کے ساتھ تعلقات بہتر ہو رہے ہیں اور تعلقات بنا رہے ہیں شاید وہ ایٹمی پلانٹ ان کو دیکھا دے جب وہ سب کچھ ہو جائے تو پھر ان کے ساتھ پیسے تو زیادہ ہے بیچارے تو ہم لوگ ہے اور جناب جیسا کہ پہلے میں نے گزارش کی تھی کہ یہ فضول خرچی ہے اتنے پیسے پہلے

چھ کروڑ روپے پھر وزیراعلیٰ کے گاڑیوں کے لیے ایک کروڑ روپے اور پھر بلوچستان ہاؤس کی گاڑیوں کے لیے اٹھارہ لاکھ روپے اور پھر لوکل گورنمنٹ کی بس میلے کے لیے چھتیس لاکھ روپے پھر یہاں اس آفت کے لیے ایک کروڑ روپے یہ میرے خیال میں بلوچستان کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے بہتر تو یہی ہے کہ یہ پیسے ہم بلوچستان پہ خرچ کرے مرکز کو نہ دیا جائے اور اگر یہ مرکز کو دے رہے ہیں تو یہ لوگ ایم این اے بن کر مرکز میں جائے بلوچستان کے ساتھ پھر ان کی دلچسپی نہیں ہے تو بلوچستان پہ رحم کرے بجائے یہ کہ وہ مرکز پہ رحم کرتے ہیں

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر ۱۳ میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے

(تحریک نامنظور کی گئی)

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۱۳ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے

(مطالبہ زر نمبر ۱۳ منظور کیا گیا)

جناب اسپیکر مطالبہ زر نمبر ۱۳ میں مولانا امیر زمان صاحب نے ایک تحریک تخفیف پیش کی ہے مولانا صاحب اپنی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ نمبر ۱۳ (مد "قدرتی آفات وتباہ کاری امداد")

۴۔ مولوی امیر زمان

جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک کروڑ ۳۳ لاکھ ۳۲ ہزار (۱۳۰۳۳۲،۰۰۰) روپے کے کل مطالبہ زر بسلسلہ مد قدرتی آفات وتباہ کاری امداد" میں لغایت ایک کروڑ (۱،۰۰،۰۰،۰۰۰) روپے کی تخفیف کی جائے

جناب اسپیکر تحریک تخفیف جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک کروڑ ۳۳ لاکھ ۲۰ ہزار ۴۳۴ روپے کے کل مطالبہ زر بسلسلہ مد قدرتی آفات و تباہ کاری امداد" میں بقدر ایک کروڑ (۱،۰۰،۰۰،۰۰۰) روپے کی تخفیف کی جائے۔

وزیر خزانہ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۶۱ لاکھ ۷۵ ہزار ۴۷) ۶،۱۵،۷۵،۰۴۷ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "اوقاف" برداشت کرنے پڑیں گے

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے ایک رقم جو (۶۱ لاکھ ۷۵ ہزار ۴۷) ۶،۱۵،۷۵،۰۴۷/- روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "اوقاف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو (۲ کروڑ ۷۴ لاکھ ۷۷ ہزار ۶ سو ۲۱) ۲،۷۴،۷۷،۶۲۱/- روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲ کروڑ ۷۴ لاکھ ۷۷ ہزار ۶ سو ۲۱) - ۲،۷۴،۷۷،۶۲۱ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا

کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد" زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۴۲ لاکھ ۵۱ ہزار ۳ سو ۲۰) ۳۲۰، ۴۵۱، ۴۲ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد" مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۴۲ لاکھ ۵۱ ہزار ۳ سو ۲۰) ۳۲۰/-، ۴۵۱، ۴۲ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد" مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۴۲ لاکھ ۳۴ ہزار ۶ سو ۲۱) ۶۲۱/-، ۲۳۴، ۴۲ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد" جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۴۲ لاکھ ۳۴ ہزار ۶ سو ۲۱) ۶۲۱/-، ۲۳۴، ۴۲ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد" جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

وزیر خزانہ
جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (چھ لاکھ ۴۰ سو) ۶۰۰۴۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "ماہی گیری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر
تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (چھ لاکھ ۴۰ سو) ۶۰۰۴۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "ماہی گیری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

وزیر خزانہ
جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۸ لاکھ ۶۶ ہزار ایک سو ۲۴) ۸۶۶۱۲۴/- روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر
تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۸ لاکھ ۶۶ ہزار ایک سو ۲۴) ۸۶۶۱۲۴/- روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر: اگلی تحریک

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۱۲ لاکھ ۸۹ ہزار ۲ سو ۲۱) ۱۲،۸۹،۲۲۱/- روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "دیہی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۱۲ لاکھ ۸۹ ہزار ۲ سو ۲۱) ۱۲،۸۹،۲۲۱/- روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "دیہی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر: اگلی تحریک

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲۳ لاکھ ۴۱ ہزار ۳ سو ۷۷) ۲۳،۴۱،۳۷۷/- روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "صنعت و حرفت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲۳ لاکھ ۴۱ ہزار ۳ سو ۷۷) ۲۳،۴۱،۳۷۷/- روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "صنعت و حرفت" برداشت کرنے پڑیں گے (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

جناب اسپیکر ! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲لاکھ ۵ ہزار) -/۲۰۵,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "اسٹیشنری اور طباعت" برداشت کرنے پڑیں گے

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲ لاکھ ۵ ہزار) -/۲۰۵,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "اسٹیشنری اور طباعت" برداشت کرنے پڑیں گے

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

ترقیاتی اخراجات

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۳ کروڑ ۹ لاکھ) -/۳۰,۹۰۰,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "لاء اینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۳ کروڑ ۹ لاکھ) -/۳۰,۹۰۰,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "لاء اینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

وزیر خزانہ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۲۳ کروڑ ۹۷ لاکھ ۱۲ ہزار روپے) ۲۳،۹۷،۱۲،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "کمیونٹی سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو (۲۳ کروڑ ۹۷ لاکھ ۱۲ ہزار روپے) ۲۳،۹۷،۱۲،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "کمیونٹی سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۵۰ کروڑ ۸۹ لاکھ ۶۸ ہزار روپے) ۵۰،۸۹،۶۸،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "اکنامک سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے ایک رقم جو (۵۰ کروڑ ۸۹ لاکھ ۶۸ ہزار روپے) ۵۰،۸۹،۶۸،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ "اکنامک سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر ضمنی مطالبات زر بابت سال ۹۳-۱۹۹۲ء منظور ہوئے۔

مولوی امیر زمان گزارش یہ ہے کہ قومی اسمبلی سینیٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں ہر اسمبلی میں یہ روایت ہے کہ بجٹ کے دوران ملازمین کو ایک تنخواہ وزیر خزانہ یا وزیر اعلیٰ اس کا اعلان کرتا ہے اور ایک تنخواہ کا اسپیکر حضرات مالیاتی کمیٹی کے توسط سے دیتے ہیں تو میں ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ ملازمین کے حق میں ایک تنخواہ کا آپ اعلان کریں اور ایک کا وزیر خزانہ سے یہ پرزور گزارش ہے چونکہ ان بیچاروں نے بجٹ کے دوران بہت ہی محنت کی ہے اور بلوچستان کے لیے انہوں نے محنت کی ہے لہٰذا ضروری ہے باقی اسمبلیوں میں اگر اسپیکر حضرات دے رہے ہیں تو یہاں پر بھی ضروری ہے کہ آپ بھی دے دیں اگر آپ کو کمیٹی کی ضرورت ہے تو آپ کمیٹی کا اجلاس بلا کر اس سے منظوری آپ لے لیں یہ تنخواہ دے دیں اور دوسرے کے حق میں ہم وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ یہ ملازمین کا حق ہے ان کو دو مہینوں کی تنخواہ دے دی جائے

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) میں مولانا امیر زمان صاحب کی سفارش کرتا ہوں کہ اس نے بھی بہت کٹ موشن پیش کئے اور بہت محنت کی ہے ایک مہینے کی تنخواہ ان کو بھی اضافی دی جائے

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جعفر خان بھی ٹھیک کہتے ہیں اور مولانا امیر زمان بھی ٹھیک کہتے ہیں۔

مولوی امیر زمان جناب اسپیکر ہم تو پہلے سے حزب اختلاف میں ہیں اس وقت جعفر خان صاحب بیروزگار رہے ان کو دو مہینوں کی تنخواہ دینی چاہیئے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) بجٹ کمپلیٹ ہوگا ہم دیتے ہیں یہ روایت رہی ہے مولانا عصمت اللہ صاحب میں مطالبہ کرتا ہوں کہ وزیر خزانہ کو بھی ایک مہینے کی اضافی تنخواہ دی جائے۔

مولوی عصمت اللہ (پوائنٹ آف آرڈر) میں جعفر خان صاحب کا شکر گذار ہوں آپ سے اور چیف منسٹر صاحب سے ہماری گزارش یہ ہے کہ وزراء حضرات عرصے سے بیروزگار ہیں اور ان بیچاروں کے لیے بھی ایک دو تنخواہ کا مزید اعلان کیا جائے یہ میری گزارش ہوگی۔

جناب اسپیکر ضمنی مطالبات زر بابت سال ۹۳-۱۹۹۲ منظور ہوئے

اب اسمبلی کی کارروائی ۲۰ جون ۱۹۹۳ء بوقت ۱۰ بجے صبح تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے

اسمبلی کا اجلاس گیارہ بجکر پینتیس منٹ دوپہر مورخہ ۲۰ جون ۱۹۹۳ء (بروز یکشنبہ) کی صبح دس بجے تک کے لیے ملتوی ہوگیا۔